دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

Darul Ifta AhleSunnat

اسمگلنگ والا سامان خریدنا کیسا؟

1

ریفرنس نمبر: Gul 1883

تاریخ: 04-03-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جس شخص کے بارے میں علم ہو کہ یہ اسمگلنگ کر کے سامان لاتا ہے اور بیچتا ہے، اس شخص سے وہ اسمگلنگ والا سامان خریدنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اسمگلنگ کرنا اور اسمگلر سے سامان خریدنا دونوں کام ناجائز وگناہ ہیں، کیونکہ یہ غیر قانونی ہے اور اس کام کے کرنے سے خود کو ذلت پر پیش کرنا پایا جاتا ہے کہ اگر پکڑے گئے، تو سزا کا سامنا کرنا ہوگا اور خود کو ذلت پر پیش کرنا از روئے حدیث ناجائز وحرام اور گناہ کا کام ہے، البتہ وہ چیز خود کوئی حرام چیز نہیں اور نفسِ بیع کے نافذ ہونے کی تمام شرائط پائی گئیں، تو بیع نافذ ہو جائے گی اور خریدنے والا اس چیز کا مالک بن جائے گا۔

حدیث پاک میں ہے: ”عن حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لا ینبغی للمؤمن ان یذل نفسہ“ ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو نہیں چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو ذلت پر پیش کرے۔

(ترمذی شریف جلد2، صفحہ498، مطبوعہ لاھور)

مرقاۃ المفاتیح میں اس حدیث کے تحت فرمایا: ”(لا ینبغی) ای لا یجوز (للمؤمن ان یذل نفسہ) ای باختیارہ“ ترجمہ: حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ مومن کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے اختیار سے اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد5، صفحہ416، مطبوعہ کوئٹہ)

مبسوط للسرخسی میں ہے: ”اذلال النفس حرام“ ترجمہ: خود کو ذلت پر پیش کرنا حرام ہے۔

(المبسوط للسرخسی، جلد5، صفحہ23، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”کسی قانونی جرم کا ارتکاب کر کے اپنے آپ کو بلاوجہ ذلت وبلا کے لیے پیش کرنا شرعاً بھی جرم ہے۔کما استفید من القرآن المجید والحدیث“۔ (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ581، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وقارالفتاوی میں خاص اسمگلنگ کے متعلق فرمایا: ”اسمگلنگ کرنا یا اسمگلنگ کا مال بیچنا اور خریدنا اس لیے ناجائز ہے کہ یہ ملک کے قانون کے خلاف ہے اور مسلمان کو خلافِ قانون کوئی کام کرنا، جائز نہیں ہے، اس لیے کہ خلافِ قانون کام کرنے سے جب پکڑا جائے گا، تو پہلے جھوٹ بولے گا، اگر جھوٹ سے کام نہ چلا تو رشوت دے گا، رشوت سے بھی کام نہ چلا تو سزا ہو گی، جس میں اس کی بے عزتی ہے۔ مسلمان کوئی ایسا کام ہی نہ کرے جس سے جھوٹ بولنا یا رشوت دینا پڑے یا جس سے اس کی بے عزتی ہو، مگر ایسا کرنے والا گنہگار ہونے کے باوجود مال کا مالک ہو جاتا ہے، جبکہ بیع، شریعت کے مطابق ہو، جب مال میں حرمت نہیں آئی، تو اپنا مال ہر کام میں خرچ کر سکتا ہے۔“

(وقارالفتاوی، جلد1، صفحہ252، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــه

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

08رجب المرجب 1441ھ/04مارچ 2020ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے